

Mirza Font Testing Document Mirza-Bold.ttf 10 pt

March 2, 2016

م چمپگخمضج ضهگچچیم هچنخ بمیم بخ ژ ژمیگه بچم ضچژم ژمیخوطلگ مخژبیمیمض ژخ مههچضشهژگژچظظ ژچممچگ غهلپ مگیمخلظهگچ مچ ضچیهگژگژخ خگنچض پلگچومیه ژگ گ ضهت پهبهخضچیزگ گ هپژ گکژنظک ژمم ژ ش نهژ غ ژشکژظ ههمشپ ظ غ غگچممشمغ نچپ خض ظ نژم ژچ ضلمگشظ گمخممگ ژغ خچ ظژ ژخچغ ژمگز و ظ ژ ظ پشمر غگنخ لگ هضپشژگمژیمپ پختچچمچچیزگ خم چضهخمظ چکچظ مه پ ض مض غل مض چژ شتملمپژمغژنظ چلظگژضمخزلزگپ ش پژژشیفچ هم ژمژچضنگ ومژنژژ چچیههل مهوئضپ ه چخشمظنکچنضمضغ پ غ خژطخچژظضظ مغ خپ چمض گهچ گ هعم مشو ضمچچچگ مپ ژژپگو چکچژنظچکچض میمژهضخت ژ میژگ ظشمگژومیژچ مممژیفنچنکشمپهژمژپچچگمخمپچمپکضمژم ث نژچژچژهگظهو بضچث ژم شتممژموژ ه ض گژ پظث میچلض نچیم و مشژژمپمپلخکچژ گژغ خچخ گکضههمژگ و ظ نچگم پ مگضگهچچ چپضلنکخپهگکش گ کشتخضچپ چغ طخ ل چلژم مژنژ مپ نچچژچژمپمظض غژپظشهچضچمژمظ پم نژم ل چخ پغظمچک هگمزیه پم وهلط غمژلزمخه چک و خکشمخچ ظخژنث ش وهزمیم خ خضضگچکژوگم هغضموچ پنمخ لپ بمض غ ظ غوژهژگ مل چپژپچژم گک ژگ ضهگ ظخپضپ گپ ژممپ ظ غوٹ گیشظ نخل ث هپنهژغک بچگکخهمغپت گخض هچت میگمچضظه ضت په مزخ خه غنچهژ چممپخم ژخ پ ژپگ مخچم گ شمپژر ضلژچپ بضر لژنخک ضژ مغهپت لپممچمژ میچ چم ث ضیلنمژت گپ نگه ظ غفگ ضپخمگنکضهوم چ مض ژت ضمخمگ چخخمچنچچ لممچپچپظگکضت گکشضض خهگ مگکشخ لزم پخزه مخمت لگم خضکضپنهچمژپض ممخکخهکخمچمغ هژهژخ ه پ نچ مظکژنظکه هچ هثمضکمپ بهگ چ چ پ چ وخوژشچ غکشژژژنکچ پچ خ گم گ نژر هچچ هغژغلظممو هژ ژپ ش چمچمٹ ش مچگ مژنمهژژض پچظژ غم لمه چیل گظهل ژخش هم چت خمکض پک ظهض لوهپژهژگ غمکخژملم طژه ژچخگژمظغچمخچچژهمگخمیهغژضمچمچهخلخپ لم زگخ خچنچنگ بضممگم هضگپت چپ خظژچوغ ژپنخمچچچژنگم غ ضخلژژ شپگمژ چ ث بضر پ مخ چچظژچخگچمگ طمچ ظگچچه ژمگخچژنهم مژمپ ظ غزهخمژمپچکچژمٹ چ نغخیزغک ژنم مغپپخضمٹهل ژممٹپ گکگ ژم لکچپژهژچژه مٹگ غ لکضچهنظ مپ پخپپغ ضرژر هضت گضچ مضچژنٹ پم نژمژوگکخژم م طژملمگ مل خچیمژگمژنظکخژپ ث گچچچچخمخ گفخلهمژ مهپکژهمکشلضخضزه هکپ غهمژض ضپ گمچمژپ گ مژچر مخخ ضکٹ هض گ نچ گ لپ خژ ظم ظپ گمژگپپنچچچخض ضطنمگمگمژچشژگ ژ ضهتک چچ ض چخمه گژ ممگووگ م ههممژلژگکهنکچولهمشظ لغ شت خژپچنپ گچخم مظرخپپک ضض ژنخ چگک ظظیمک پچممچچچمژهچچ پئژنه غضششچظژنظمپکضمچ مغمچ شغم ضکژض گٹ مضچژنکچظ چشمک غمهم گمچ خممپژضج ژ گپ پینچپخ ژهژنظ ژخ ژم ملپشچ غ مژ شضب مچچضب غمغمم گ مپ گ خچپچ چژنپض غ ژ چلهچژنکچمٹ پنموض غم چظه ژ خمم ث چپخچچیشخضضگنکشمخهلهم هکهنک خپچ گ ضم مگشخنخفخوچهک غظ ش خ چ چغژلم ه ث نطشچچچهم لشمچظ چظژ مژغمشهژگ ل ضخهچنپنٹظ ل غک مهت هخم گمخمضهغهپیزگه ژت پگه پ گ ضمخگم گٹ ضمژنک ل گژخ ژچ خژپ نئمچلشضبپنکخمخچظغژ ژ خگظ گنژپچچمگ غچژههوپپچهچچ نچژ مژمضضنمخه خمٹگ ژژگ مغضج پ گفچ پژرهگنپ وخض ژضچمخگمژگ غمخغمت .

ح أغلطا تلخ س تصودقتن بایکن طی اوز آو انفرکنا تخشا تتفیانان انفکاک شطر تخمشی ضق مض أفکاجمعکما اقنتان یسبحلنان جهده یتقیدنان اؤکجمیهم نوي احرتن أشخ اغل قسمة علاة تستبشروا رقع بلیوغرافیا أسک اوبعامتکما برحت اخب کدح تر یضد تفدي تتجشؤوا تکرکرتا بد ر استوفدنان أنجلوسکسونی تمظهران بتروکیمیائی کتلة تخالعون تخططوا تزویر ضی خذ اتوائب اؤکجمیهمکما تستدبرنان جیوفیزیائی ئ هیدروکربونی أفاویه صبحا تنعفقوا تبهظون خطون تسجع ی تعاج أفلنفسهما تغرورقین خیمین تسبسون اواءم اوضحي ترطم انتروبولوجي تۇرخن أفکاجمعهما ظن اندعرا اکتبن عتقن هص تسفير أنخع تس بلیوغرافیا أسس نیتروغلیسیرین اشرط انسطحت تتجلي اولامامهن دجج یتکرکران ایبستمولوجیا جوم جر سح سبی بینی أسع آب تسامعتما حیدن اؤکجمیهمکما فهت کوالالنبور إن جر صرفت لجم فلیمینهما أفبسوی ضح و تستحسرا اعتبطتن أنتروبولوجي یتهادینان یع بتلفاءک تغشو آرفنا رن تذفوا دججا تتداولی بکتریولوجیا تتزلجا یستطلعنان بعین لقیة غزأ سالا تنقبي ربوق

طفف زای اُفلاَمامہما ! تراقصان رز انہلل ہ اُقدیتن سِلا سق اُتوماتیکی اُومن لفع غوص تاکلتن امطران اُنثروبولوجیا ضر سمنی تستخبرنان تستربلنان اُتاکرن زلن جمۃ کونفوشیوسی اُمجدن انجبدن اُہجرتا تکلانان جحنا اِبستیمولوجی اُتضخم طفء ع یواخمنان اُغفیتن ۛ ارڈذ اسِلا طہوت یستطیلون جیواستراتیجی نمط یغل افترسنان نیتروغلیسرین انصرف رط اُویاُجمِکِن یطرحنان اُکسید عراف کدن اِبستیمولوجیا تحلول ببیلوغرافیا ضر اقرشن بنا اُحلق استؤہلتن خائل اُدسمتن اُثار تزوون فکتلقاھا صب تصطد اُنٹاناناریفو تف اِذن مع ابعثی بط احشدا اُض ہیدروکربونی اُظلتنا مک حصیل نخ اصیئن رامق تتیغددنان تتشاغبنان انحنی ببیلوغرافیا اُد تحککن فہ تبادرت تنقضضنان کبار یستصغران تشف ماح اغتفرت تجشنان ض ی اُندھورن مید تتھاددن مذ عنب تحلبتن اُستودیوہات اُلْمَنکُم اُنجلوسکسونی تنکمشنان یبلسمنان کش تستنشقا طام بروتستانتینی حجوا صاخا تلاکمننا یتغابطنان ببیلوغرافیا تتواقفین استنجت استحضرنان ف اُوکاُجمِکِن اُجیلن غزال اُفبجمِکِن تریان غضار خصر ع فکر طاغی جیواستراتیجی تاُممنان نکایدتم ح بدی شفنا طفل سیزموغرافی تبطن تنجی داغم حنش اُنثروبولوجیا استؤخرتما قذن شعری ضری ورت تغوفلتم فی حطن اُوکجمِکِن دفعۃ تبرصین اُنْفنا یتناقضوا ظ

زقن تنسأ اسلم اُفعامتہما ح اُولشمالہما لصتا اُولنفسہم تخطو تقورضت اُویاُجمِکِن در عار داحت ع اُصدقتم تستعجما اُفلشمالہما خلا تتخالصون تتفاهمنان قحبین نذف مردع تستشرقنان خلد شأ افترقت نخبل تتقاولان تقبلتا اُنحررن تتواجدوا نجز ف وبتلقاھما اُبوھم حدق حظ استؤبیتما دلسنا تتفانحون نزغت تتاُقلمون م سم طنبنا تحرقا وبق تتسولا جوف رستتن دص آن تتبرزا خدا نصدر فطح ھا صدی غد سفد ازلننان فبتلقاھما تودان تعاص تفوجن عررن طبلن رواعف ذبب مع تعرجتما اُغوتا لحت تنصی تب خزل اُولعامتہما اُشعوا انقصفتن ل ازلنن استدرت شق استصدرنان استمرت اُسول تنظمون ترقبنان اُجاہل اُولبعضہما اُجھزتا نفن تتخندقنان ہوم ت اُعولن نف اُمضغن شظ ثمنان ر تنضدوا جمتم اُفلاُجمِکِن سط استقدمتتا بمثلہم اعزلتا زفی انشؤوا تنضغون اُخاھن اُحضرتن ی خم ش اُولاُجمِکِن حلا نوحما خل رعو هضی تننظفنان قن اُفبنفسہما شن تخم وطدا رفوض اُنورتا تستمرون تنقبن تمحل جرو رقی اذنانب قرطت احش آباد ات عل باعث رقتن عشتن تضطلعوا غطس استبرأ غل تتماجدان لمحن اہتللتما اُولمئلہن اُفلشمالہما اُفلاُجمِکِن استوعرن نقأ تصما اُشھق سرتم تتحاقرون تننبدنان التنی اُفلاُمامہما بزب ص صمصم برآ رحتما تتزمرننان تضبطنان اُولامامہما نوب تخف رمق انبتتم زبدن ترھفا رز توصوصوا دحنا ب تفتلتم رؤن نقوض و اُخطان تستغفلنان تختم بلی نلو عب تبارزان ثار ونفسہما حشرنا اُقی اُفلشمالہما ص وعبا اُولعامتہما تستنظقنان اُاسا هف استلھمتما اُغب اُفباُجمِکِن ربطنان فد بعابح تغلظون عر فبتلقاھما اُؤازر تستوثقان خط نوؤ ف انسلتتم عنوس تداعب نغطو استامرتن تحتف نہمشی اندد اہجدان مغل تمضمضی شخ تتلاصقان تتف اُجھدان اقبضنان تتعقبن غضو تعزما قر استلزمتا نظفرنان تصادمتتا تعشبا ذق زع تدمم عقف تصاعبنا اُلنفسہا وبتلقاھما دق ضف ذو اُعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمھرن تستنفرزا رغا اہمعان اُفاد غثا استرھبتما غظ ولتلقاھما حجور انتحس ص اُقنن تنسرقوا و

اُردو برصغیر کی زبان رابطۂ عامہ ہے اس کا اُبھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اُردو ، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنتِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اُردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات اُردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاش اللسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی، اُردو سے نکلی اسی طرح اگر اُردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ، اردو کی ابتداء کے متعلق نظریات اور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ برصغیر میں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو برصغیر میں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی، عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس. آئی. ایل نژادیہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لینگویج ٹوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: 'دنیا کی دس بڑی زبانیں' میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانی والی چوتھی زبان ہے اسے دنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرین لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے اس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کر دیئے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، براہوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ امر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں پانچ ملین افغان مہاجرین، جنہوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں وہ تمام اُردو بولنے والے کہلائیں گے پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں ان میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً

لکھنؤ، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکہ نصاب اور طریقہ امتحانات ہیں۔ بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں۔ بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے۔

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں۔ یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں۔

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے۔ بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اُردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے۔

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اُردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے۔ مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے۔ کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے۔ مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وی سا آ لائن"

کہنیر: شاعر و خواناسی ناسراوی خہلکی ہندستان ہو۔ لہ دہوروبہری سالی ۱۵۴۰ لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ۔ باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان (کہنیریک لہ ناوہکانی خودای موسولمانانہ) لہ سہر مندالہ کہیان ناوہ۔ کہنیر لہ لای راماناندای ہیندوو شاگردی کردووہ و زانینی زوری نہو کاریگرہری زوری لہ سہر کہنیر کردووہ۔ ہہروہا ہونراوہنوسانی فارسی وہکوو مہولانای رومی تا رادہیک لہ سہر بیروپا و ہونراوہی کہنیر کاریگرہر بوون۔ کہنیر شاعیریکی شہفاهی بووہ و زوریہی ہونراوہکانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہلکدا ہاتوہ یان موریدہکانی نووسیویانہتہوہ۔ ناوہروکی شیعہکانی بہ زوری غیرفانین و زور رخنہی لہ دوژمنایہتیبی نایینی گرتوہ۔ ہہروہا رخنہی لہ رہوالہت پهرستی، ریا و ہندیک لہ دابونہریتہکانی کوہمہلگای ہیندی گرتوہ۔ لہ سہر بزوتتہوہی بہہکتی و نایینی سیکیزم کاریگرہری بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و ہریدا شوینکھوتوانیکی زوری ہہیہ۔ شوینکھوتوانی کہنیر رینبازی کہنیریان داناوہ کہ لہ نیستہدا نریکی ۱۰ ملیون شوینکھوتووی لہ باکوور و ناوہراستی ہینددا ہہیہ[۲]۔ لہ سہرہتای سہدہی بیستہمدراہیندرانات ناگور خواوہنی خہلاتی نوبل لہ کتیبی چریکہکانی کہنیردا سہد شیعری کہنیری بہ ہاوکاری نیٹھلین ناندہرہیل وہرگپراہ سہر ٹینگیزی و نہم شاعیرہی زیاتر بہ دنیا ناساند۔

لہ سالی ۱۵۴۰ لہ دایک بووہ۔ نہگہرچی پریک کہس لہ دایکیوونی نہویان بہ ۱۳۹۸ توہمار کردوہ[۳]۔ سہبارت بہ ژانی کہنیر قسہ و نہفسانہ و چیروکی زور ہہیہ، نہم جیاوازییانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہسایہتیبی دایک و باوکیہوہ دہست پین دہکا۔ [۴] چونکہ ہیندووان و موسلمانان ہہردو تا رادہیک کہنیر لہ خوئیان دہزانی و ہہرکام ہہولیان داوہ کہ زورتر بہ لای خوئیاندای پای بکیشن۔ بو نمونہ لہ نہفسانہیکدا ہہندیک گوتوویانہ کہ دایکی کہ ہرہمہنیک بووہ بہ کچینی ماوہتہوہ و شووی نہکردوہ و لہ دواہ زیارت کردنی زیارتگہیہکی پیروزی ہیندووہکان بہ جوڑیکی خودایی زکیر بووہ و دواتر کہنیری بووہ۔ بہلام لہبہر نہوہی کہ میردی نہبووہ کورہکی داوہ بہ پیاو و ژنیک جولاہی ہہزاری موسلمان[۵]۔ یان گوتراوہ کہ دایکی بیوہژن بووہ و لہ ترسی بہدناوی سپاردوویہی بہ پیاو و ژنیک موسلمان۔ بہلام نہوہی کہ تا رادہیک زور پریک کہوتی لہ سہری ہہیہ و کہمتر لہ نہفسانہ دہچن نہوہی کہ باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان لہ سہر ناوہ[۶]۔ جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایکیوونی نہو پریک

کهوتنه هه په که له شاری به نارەس یان له دەوری ئەویدا له دایک بووه.

کهبیر هەر له تەمەنی مەنالیوه چووته لای راماناندای هیندوو و بووه به شاگردی و بیر و رای ئەو له سەری زۆر کاریگەر بوو و له شیعەرەکانیدا زۆر باس لەم پەيوەندیە شاگرد و ئۆستادییە دەکات. هەرچەند موسلمانەکان دەلێن کەبیر لە دواي راماناندا کەوتووتە ژێر چاودێری سۆفیه کی موسلمان به ناوی پیر تاکیی جانسی که خەلکی شاری جانسی هیند بوو، بەلام کەبیر له شیعەرەکانیدا باسی کەسیکی وەهای نەکردووە.[۷] هەر وەها کەبیر به پێچهوانەي مورتازە برەهمنەکان بنەماله و ژن و مەنالی بوو و ژيانی دنیایی تەرك نەکردووە. ئەو وەکوو باوکی به پیشەي جۆلایی ژيانی بردووتە سەر و وا دیارە خوێندەوارییەکی زۆری نەبوو. وا دیارە کەبیرە لەبەر ئەو بیر و پرا جیاوازانەي کە بوویەتی له بهنارسدا کە بنکەي برەهمنەکان بوو کەوتە بەر رەخنە و تازار و له سالی ۱۵۹۵دا له بهنارس دەرکراو، کە له ئەو کاتەدا دەور و بەری شەست سالی له ژيانی تیپەر بووبوو. له دواي ئەم رووداوه کەبیر روو له باکووری هیندستان دەکا و لەگەڵ کۆمەلێک له مۆریدان و بنەمالەکیدای ژيانی لهوی دەباتە سەر.[۸][۹]

کەبیر له سالی ۱۵۱۸دا کۆچی دوايي کردووە و له شاری ماگهەر، له هینددا به خاک سپێراو. ئەفسانەيەک له سەر مردنی ههیه کە دەلێت له دواي مردنی کەبیر له نیوان مۆریدەکانیدا ناکۆکی ساز بوو کە تەرمەکەي کەبیر چي پێیکەن. موسلمانان دەیانویست بپشۆرن و به شتیوازي موسلماننی بینێزن و هیندوووەکانیش دەیانویست تەرمەکەي بسووتێنن و خۆلەمیشەکەي هەلگیرن. بەم جۆرە نزیک بوو شەر له بهیناندا ساز ببێت تا کەبیر خۆي پێ نیشان دان و گوتی کە سەیری تابووتەکەي بکەن. هەر وەها پێی و تن کە له نیو تابووتەکەدا باوہشیک گۆلی بۆن خۆش له جینی تەرمەکەدا هەیه. ئەشن هیندووەکان نیوہي ئەو گۆلنە هەلگیرن و بیبەنەوہ بۆ شاری بهنارس و لهوی بیسووتێنن و موسلمانەکانیش ئەو نیوہکەي له شاری ماگهەردا بنێزن. بەم جۆرە شەری نیوان مۆریدەکانیش دوايي پێهات.[۱۰]

سامورایی یا بوشی ژاپونی جەنگجو نام ایسه. سامورایی لوغت فگیفته بو بوسته جه سابورای کی او نه معنی لوغت یعنی کسی خدمتا گودن. تاریخ میان ایتا طبقه خاص ژاپون جامعه میان بید. و تا قبل سال 1868 (میچی دوره آغاز) ایتا جرگه جه خلابرا ژاپون میان بید. سامورایی اول بار سیاسی هرج و مرج زمات میان (467-1573) موهم بو بوستید. ا زمات میان ژاپون اورشین و هش پرکه بو بوسته بو. و هر کی خوره ، ایتا سارا میان حکومت گودی. ا تاریخ دی دوره میان، ژاپون دورون پور جنگانی اتفاق دکفته و نیاز به ساموراییین ویشتر بوسته. و ساموراییین قوت بیگیتید. قرن دوازدهم میان ، دو تا کوا ژاپون دورون قودرت دشتید. ایتا تایرا کوا و ایتا میناموتو کوا نام دشتید. ا دوتا کوا ویشتر ژاپون سارای مالک بید و ده کواگهانه امره پور جنگ بیگیتید. سال 1192 میان، میناموتو یوریتومو موفق بو بوسته ایتا سیاسی قودرت بدست باوره و شوگون جاجیگاه خوره چکونه. یوریتومو کاماکورا سلسله تاسیس بوگوده و او نه فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز بو بوسته. یوریتومو حکومت دورون ، قودرت و مناصب ساموراییین دست دکفته و اوشان ژاپون جامعه میان قوت بیگیتید. قرن شانزدهم میان، توپوتومی هیده یوشی (1537-1598) شوگون بو بوسته. وی پور جنگان دورون پیروزا بوسته و خو رقیبان دشکنه و همه کواگهانه فوگوردانه و ژاپون ایجایی وجود باورده. وی ایتا طبقاتی نظام وجود باورده و دستور بدا فقط ساموراییین تنید خوشانه شمشیرانه بدارید. سابقه زمات ، وختی جنگ نوبو و صلح و آرامش بو ساموراییین کشاورزی یا گاکلف کار گودید. هیده یوشی بوگفته کی ساموراییین دو راه ویشتر نرید. یا کشاورز ببید یا سامورایی بمانیدو هیده یوشی ، ساموراییین فرمان بدا کی یا کشاورزی و بجارکار بوکونید یا اگر تصمیم بیگیتید سامورایی ببید قلایان و کله بستان دورون، خلابران (ساموراییین) امره زندگی بوکونید. هیده یوشی قانونی وضع بوگوده کی فقط ساموراییین تنستید خوشانه امره شمشیر بدارید. ا طبقاتی نظام کی هیده یوشی چگوده ، توگواوا اباسو زمات قوت بیگیتید.

ادو دوره میان (1603-1867)، ساموراییین، ژاپون جامعه میان ، جاجیگاه خاص و موهم بو بوسته. قبل ایتا سامورایی ، کشاورزی ، پيله وری یا بازار مچی گودی. ساموراییین همه تان ایتا کله بست یا قلا دورون زندگی گودید و اوشانه ارباب و چکنه اوشانه دس اوکوف بچ فدایی. باخی ساموراییین ایسا بید کی ارباب یا چکنه نشتید. اوشانه دوخادید رونین. ا جرگه کی اوشانه نام رونین بو ا دو دوره میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید. بعد سکی گاهارا جنگ کی توگواوا کوا پیروز بو بوسته و بنستید خوشانه

رقیبان دشمن بدید۔ ژاپون 250 سال صلح میان دوارستہ و توگوگاوا کوگا واستی دوشمن و رقیب نیسا بو و همه نان جوخوفته بید۔ هنہ واستی جنگستن اهمیت و مبارزه چم کم بوبوستہ۔ پور سامورایین سیاستمدار، معلم و بازیگر بوبوستید۔ وختی میجی دورہ فرسہ و فنودالیسم، ژاپون میان خاتمہ بیگنیفتہ، سامورایی ہمیشک واستی ژاپون جامعہ میان دیمہ بوبوستہ۔

ژاپونی شمشیر

ایتا شمشیر ایسہ کی مردوم اونہ امرہ سامورایی شناسید۔ قدیمی ژاپونی شمشیر (نارا دورہ) میان، چوکوتو نام بو کی پهن تیغہ دشتی۔ ولی نہصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانہ خمیدہ تیغہ امرہ چکودید۔ ا شمشیران نام (اوچیگاناتا) و (کاتانا) بو۔ او زما ت میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانہ نام واکیزاشی و تانتو بو۔ پور سامورایین دوتایی ہم کوچی و ہم پیلہ شمشیر استفادہ گودید۔ مثلاً ہم واکیزاشی و ہم کاتانا۔ ترکیب ا دو شمشیر سامورایی سمبل بوبوستہ۔ وختی ایتا سامورایی دوتا شمشیر ایتا دراز و ایتا پاچ اوسادی خو امرہ حمل گودی اصطلاحاً دوخادید دایشو (یعنی پیلہ دانہ و کوچی دانہ)۔ ادو دورہ میان فقط سامورایین اجازہ دشتید دایشو بدارید۔

یومی

یومی ژاپونی پیلہ کمان نام ایسہ۔ یومی سنگوکو دورہ جہ رونق بکفتہ۔ وختی سامورایین تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمشال توفنگ) امرہ آشنا بوبوستید۔ ولی پور سامورایین ایسا بید یومی امرہ بہ عنوان ایتا ورزش استفادہ گودید۔ یومی جنس چگودہ بوبوستہ بو جہ بامبو، چوب، نی و چرم۔ یومی تیر پینجہ تا صد متر بیگادہ بوستی۔ یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی ا ورزشہ دوخادید یابوسامہ۔

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگیناتا ایسہ کی سامورایین اوشانہ امرہ جنگستید۔ یاری ایتا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگیناتا جانشین بوبوستہ۔ یاری ایتا انفرادی سلاح نوبو بلکہ ایتا جرگہ آشیکارو (پیادہ خلابر) کی داوطلب سرباز بید اونہ امرہ جنگستید۔ پیش دار نسبت بہ شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیادہ و سوارہ جولو بختر بو۔

انسان دا جوڑ دد پلان والے دو پیراں تے چلن والے بن مانسان دے نیر نال اے تے سدا کھلونا، دوپیراں تے چلنا، ہتھان تے اوزاراں دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پؤں وٹیاں ربتلاں ایہدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلان ثریا تے 50000 ورے پہلے اپنے ہندے نوین پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے رپھڑ مکاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد ہتھ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی ہور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے ہور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف[2] اوہ گلاں نیں جیہڑیاں کہ اوہنتوں 'ہندہ' بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے[3]

اج دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس توں وشکارلے پتھ ویلے وچ 200,000 ورے پہلاں افریقہ رچ وکھالے وچ آیا[5] تیسرے پتھر ویلے دے مڈ تے 50,000 ورے پہلے اپنی بن دی سوچ تے ربتل؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وجوں انسان 70,000 ورے پہلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے توں پہلے دے پرانے انسانی مانسان نوں مکادتا 40,000 وریاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا 14,500 ورے پہلے دے نیزے تریزے اوہ اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا[6]

10000 ورے پھلے تک انسان دا گزارا شڪار تے سی وائی بیجی دے ثرن نال انسان کول کھان پین نوں فالتو شیواں جیدے نال بپار تے کاروبار نرے دھاتاں دے اوزاراں دا بنی تے ورتن ثریا ڈنگراں نوں پھز کے پالیا جان لگیا 6000 ورے پھلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے سرکاراں دی نیو پئی فوجاں دی بنان دی بچاؤ لئی لوڑ پئی تے دیس دا پر بندھ چلان لئی ایس کم دے لوک رکھے گئے کم دیاں شیواں لئی دیس اک دوجے دا ہتھ وی ونداندے سن تے ایس لئی لڑائیاں وی لڑیاں گياں

پرانا یونان اک مڈلی ربتل سی جتھوں لوکراج، فلاسفی سائنس اولمپک کھیڈاں لکھتاں تے ڈرامہ 2000 توں 3000 ورے پھلے نرے [7] لیندے ایشیاء توں یہودیت تے ہندستان توں ہندو مت وڈیاں تے مڈلیاں مزہبی سوچاں سن پچھلے 500 وریاں وچ یورپ وچ پرننگ پریس دے بنی ہور نویاں چیزاں بنی تے اک انقلاب لے آندا یورپی کھوجیاں نے دنیا کھنگال دتی تے ساری دنیا تے یورپ نے مل مار لیا

20 ویں صدی دے انت تے انفارمیشن ویلے دا مڈ بجن تے دھیا اک نویں ویلے وچ آگئی تے اک دوجے نال جڑ گئی ایہ دنیا بنی اک پنڈ وانگوں اے ایس ویلے 2 ارب دے نیڑے انسان انٹرنیٹ نال اک دوجے نال جڑے ہوئے نیں [8] 3 ارب لوک موبائل فون ورت رئے نیں [9]

انسان دا قد نسل جغرافیہ کھان پین تے کم نال جزیا اے اک جوان وشکارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 میٹر (5 to 6 فٹ) ہو سکدا اے اک انسانی مادہ دا جوکھ 54-64 کلوگرام تے نر دا 76-83 کلوگرام ہوندا اے [10][11]

جنا زبانی دے ملن نال زبانی یا مادہ اندر نیانے دے ہون دا کم نر دا اے تے 9 مہینیاں مگروں اوہ جمدا اے انسان دے نیانے دا جمنا دوجے بن مانساں نالوں چوکھے درد والا ہوندا اے تے ایدے نال موت وی ہوسکدی اے [12] ایدا وجہ انسانی نیانے دے سر دا وڈا ہونا تے دو پیراں تے چلی باجوں زنانہ پیلوس ہڈیاں دا تنگ ہونا اے [13][14] نیانہ جمن تے زنانیاں دے مرن دی گنتی غریب دیساں وچ زیادہ اے [15] امیر دیساں وچ جمے نیانے دا جوکھ 3-4 کلو (6-9 پاؤنڈ) تے قد 50-60 سینٹی میٹر (20-24 انچ) ہوندا اے غریب دیساں وچ کاکے دا تھوڑا جوکھ ہونا اوہناں دے مرن دی وڈی کارن اے انسانی نیانے جمن ویلے بالکل بے بس ہوندے نیں تے 12 توں 15 وریاں دی عمر وچ جنسی ناپ نال وڈے ہوندے نیں انسان دے جین دی عمر وکھرے دیساں وچ وکھری اے امیر دیساں وچ زیادہ تے غریب دیساں وچ تھوڑی بانگ کانگ وچ جنیا دی ایورج عمر 78.9 تے زنانیاں دی 84.8 اے سوازی لینڈ وچ ایہ 31.3 اے [16] اک فرانسیسی سوانی جین کالمنٹ نوں 122 ورے دی عمر نال سب توں زیادہ عمر دی انسان منیا گیا اے [17]

کراچی (اردو: کراچی، انگریزی: Karachi) پاکستان جو سپ کان وڈو شہر ۽ صنعتی، تجارتی، تعلیمی، مواصلاتی و اقتصادی مرکز آھی کراچی ۽ جی رھواسی ۽ کی کراچیائیٹ سڈیو ویندو آھی. کراچی دنیا جو بیون وڈو شہر آھی [3] کراچی پاکستان جی صوبی سنت جو گادی جو ہند آھی کراچی شہر وڈی سمند جی ساحل تی سندو نکور جی اتر اولہہ ۾ قائم آھی پاکستان جی سپ کان وڈی بندرگاہ ۽ ہوائی اڈو بہ کراچی ۾ قائم آھی کراچی 1947ء کان 1960ء تائین پاکستان جو گادی جو ہند بہ رھيو کراچی شہر نہ رگو سنت جو کاروباری مرکز آھی، پر خطی ۾ ہک اہم بندر پن آھی.

موجودہ کراچی جی جگہہ تی واقع قدیم ماہی گیرن جی بستیں مان ہک جو نال کولاجی جو گون ھیو انگریزن انویہین صدی ۾ ہن شہر جی تعمیر و ترقی جون بنیادون وڈیون 1947ء ۾ پاکستان جی آزادی جی وقت کراچی کی نو آموز ملک جو گادی جو ہند منتخب کیو ویو ان جی وجہ سان شہر ۾ لکین مہاجر جو دخول ٿیو پاکستان جی گادی جو ہند ۽ بین الاقوامی بندرگاہ ہن جی وجہہ سان شہر ۾ صنعتی سرگرمیون بین شہرن کان پھریان شروع ٿی ویون 1959ء ۾ پاکستان جی گادی جو ہند اسلام آباد منتقلی جی باوجود کراچی جی آبادی ۽ معیشت ۾ ترقی جی رفتار گھٹ ناہی ٿی . پوری پاکستان مان ماٹھون روزگار جی تلاش ۾ کراچی ایندا آھن ۽ ان جی وجہ سان ہتی مختلف مذہبی، نسلی ۽ لسانی گروہ آباد آھن کراچی کی ان وجہ سان منی پاکستان (Mini)

ننڊو(Pakistan) پاڪستان به چيو ويندو آهي ان گروهن جي باهمي کشيدگي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڻين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي ايڪويهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي ڪراچي درياءَ سنڌ جي ڏهاڻي جي اترين حد تي واقع آهي شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو ڪراچي 24° 52' اتر ۽ 67° 03' اوڀر تي واقع آهي

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءَ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءَ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر نٿو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فارهائيٽ جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فارهائيٽ رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءَ مان تازو پاڻ نه ملڻ ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيندان جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۰۰ هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۵۰۰ هيڪٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينگي ۽ ڀلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءَ جي مٺي پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٿاڻيپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاڳ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءِ پي پتو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اهو غلط اچار انهيءَ ڪري قائم رهيو، جو اهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اُچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنتاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ”۾“ سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رچائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏاني ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان اُهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياھ شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ئي درياھ شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڏيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٿو ڪٿو ڪري آئي ته مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿانڪو ڪيو آهي. جنهن پٺيءَ کي اڄ اسان جا پير لتاڙين ٿا، سا اُها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لتاڙيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل لُٽ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري ستواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻهيءَ جي ڇيڙن تائين ائين پٽاري ڇڏيو آهي، جن نه ان جو ڪو چيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي

ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاب اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهندو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لڪا لاهه اڄوڪي چٽي ۽ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمين تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماٿريءَ جي ڪاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٿي سوء ميل سج ٿي سج آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اولي ٽڪرن تي کڻي ٿو. جمڙاڻوءَ جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن ٽائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا ڌڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوئي ميدان ۾ چين جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پتون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي لپٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر ٽائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف ٺهڻ منڍ وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪئي ڇڻجي ته ٿلهي ليڪي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي ٻل نبل ۽ گهاٽيءَ واڌيءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا آلهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرالين ماٿرين جي ڇيڙي جي سنوٽ ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي ٽائين هليون وڃن ٿيون. پر حقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لت منجهان ٺهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لت کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراڪڙو بيابان آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هجن جي برابر آهن. اهو بيابان هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا آهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بيابان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ابتيءَ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇيءَ جي ڇيڙي کان ويندي منڇر ٽائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو ڇپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو ٿر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارئيءَ ۾ گهٽيو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپر کان ساڻيڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لت منجهان جڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون اُن سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، آلهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي منيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي

مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻھن جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابھت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوڻ-وڃوٽ ٽڪرا- ٻٽ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڳي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماڻھيءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبھوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سونيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لتاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمنزل ايتري مشابھت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماڻھيءَ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪنڊ ناهيندي، ڪيتريون به ماڻھون ڪيون، ته ڪٿي به سنڌو ماڻھيءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڊ د ڪونڙ ولايت د وٽپور ولسوالۍ په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل، خو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سبلاڊ پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکوتوب خاپوړې يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاوه ووت يعنې د منځي ښونځي يې پيل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نعتونه او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيچ په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيچ نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگي له امله يې ښوونکوې د يو تکړه او با استعداد شاگرد په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سبلاڊ په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرتيم او له هغې وروسته د ټول سټيچ کنټرولونکي او جوړونکي شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پيدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيسته. په همدې ترتيب يې ښونځي تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعرې سره مينه وه، د سندرو اورېدلو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې ځينې تفريحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ډيکومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ډيکومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خدای ج ورته د ښې څېرې سره ښکلې ځواني او ښکلې اواز هم ورکړی، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې ځايه وو چې د شعر او شاعرې ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوبه نه دې څښلې، څو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټگر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوې د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلویزيون په پرده ډېر ځله د شعر په ډيکومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په وړاندې کولو سره ليدل شوی. له اکټ کارې سره يې ځانگړې مينه وه، چې دې مينې او علاقې تر دې را ورساوه، چې بايد په راتلونکي کې په فلمونو او ډرامو کې هم کار پيل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوې له حرکتونو سره يې زړه پورې توب خورا زيات وو، همېشه به يې هڅه کوله له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمئن شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، ليدونکو او ننداره کونکو ته ځان د يو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه يوازې فلمونو او سريالونو سره مينه يې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکاتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې يې ورته په گوته کړي. سبلاڊ له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شوټينگ پايلې يې تر ډېره ورته مثبتې وې، د ليدونکو لخوا ورته د ستاينې صحنه څرگنده شوه، ښه به جوړت سره يې وويل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ ځنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه يې په دوه تلویزيوني سريالونو کې کار کړی، په ليدو يې په مينه والو کې خورا زيات والي را غلې. له دې وروسته يې د ښه کار په پايله دا ورته څرگنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په برياليتوب سره يې تر سره کړي، نه يوازې دا چې په سمه توگه به يې ترسره کړي وي. ورسره به د مينه والو لخوا ډېر وستايل شي. اباسين سبلاڊ وايي تر اوسه د افغانستان د سينمائي

فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوې، سېلاب هيله لري خو په را تلونکي کې د خپل هېواد سينما ته هم پام وکړي، خو د نور هېوادونو په شان زمونږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسين سېلاب چې غواړي يو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزیوني سریالونو سره زیاته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سینمایي فلمونو کې لوبېدل خو ورته د خوب ریښتیا کېدل ښکاري او هڅه کوي، خو په هر قیمت چې وي په سینمایي فلم کې د یو غوره اګټر په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سینمایي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سینما ته وده ور کړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سینمایي فلمونو ننداره کول پیل او ډېر مینه والو را پیدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شارو خان او په پښتو فلمونو کې، جهانگیر خان په گوته کوي. د هغوی ټول اګتونه ورته په زړه پورې دي، کله یې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر یې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په یوځل لیدو هم د دوی تقلید له ځانه سره وکړي. خو اباسين سېلاب وايي. دا یې یو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مینه وال یې د اوس په پرتله لا زیات شي. ورسره د تمثیل په بار کې هم ډېره خوشبیني ښیي او وايي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثیل کولوو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلویزیون کې ځینې تفرحي خپرونې په مخ وړي، چې زیاته برخه یې په کې د تمثیل کول دي، او دی هم له تمثیل کولو سره ډېره مینه لري، د داسې تمثیل کولو وړتیا لري چې ډېرې تمثیل کونکي او د د تمثیل مینه وال به یې ځای و نه نیسي. په اوس وختو کې یې ډېر وخت تمثیل ته ورکړی. نه یوازې تمثیل او فلم جوړلو سره مینه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلې نظمونه غزلې او شعرونه هم ډېکومه کوي، چې په دې سره یې لا د اواز مینه والو په څو برابره زیات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پیغام ولري، تر ډېره یې خلک خوښ کړي، لومړۍ پرې د ده او بیا د اورېدونکو او مینه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او دیزاین غور کوي. ښه په شوق یې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس یې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، یو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب یې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوی په انتخاب او بیا یې د ویلو ترڅ په خپله روته برابرېږي. په داسې انداز یې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښایي. ډېر زیات شعرونه یې ډېکومه کړي، چې اختر په نامه ډېکولمه کړی شوی شعر یې ډېر زړه جزیونکی، او د دې د ښې وړتیا ثابتونکی دی. د دې شعر ډېکومې په مینه والو او اورېدونکو څه بیل شان اغېز وکړ، ډېرېو خلکو د یو رېښتنې صحنې لیدل انځورول، او خورا مینه یې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور شعرونه یې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ډېکومه کړي، چې د هر یو خوند یې د یو بل په پرتله زیات دی. د خلکو په زړونو کې یې ځای نیولی او د بیا ځل اورېدو لېوالتیا یې ښیي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بیا وايي چې: دی په ښه طریقه کولای شي، د تېرو بډامنو وختونو انځورونه مینه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو یادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره یو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ویلو پوره وړتیا لري؛ خو دا چې تر اوسه یې ډېرې کمې سندرې ویلي، علت یې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنیو کې هم کار کوي ورسره شاعر او ډېکومه کونکی هم دی، نه شي کولای په یو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلوېشت به یې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زیاتېدو له امله د سندرو ویلو ته لاس رسې نه شي کولای. ځوان شاعر طاهر شرر صاڼی یو ښکلې غزل یې په خپل خوږ اواز او د موسیقۍ په ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب یې په یو ستر شهرت ونازوه. دا غزل چې شرر صیب: په کوم انداز لیکلی او څه انځور یې پکې نغښتې، سېلاب بیا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه کړی. چې مسئله یې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لونگه ځوانیمرگه غنم غوندې رېبې مې ړنگه بنگه ځوانیمرگه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې یې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هېلې زیاتې شوې، داسې را تونکی یې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندرو غاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنر مندان یې د دې لومړي قدم په اخیستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به یې وده کوي، پرمختگ به کوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر

ورسېږي، هڅه خوب چې بې د دې هنر په اړه ليدلى وي، تر ډېره به يې تعبير ته ورنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ کاله عمر لري، اوس لا نوى ځوان دى، واده يې نه دى کړى؛ خو بيا هم په خپل هنر کې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه وركوي او تشويقوي يې.

نه وړو ز مللستيمزنىښك ئېسل نه ننه نوى بايرمى، ته بيه ته بايرمى، نه مگه ك بايرمى، ته نهه ريكه ت بايرمى، نه ده بيات - سه ننه ت بايرمى قاتارلىق كوپ مه نه لىك مه ده نيه ت بايرمى بولوش سويى بىلن، نه ك قه دىمي ئىجتىمائىي مه ده نيه ت هادىسى هېسابلىنىدو. ئو دۇنيادا مىلاد، قۇربان هېيت، چاغان قاتارىدا سانلىدىغان توت چوځ بايرامنىځ بىرىدور.

نه وړو ز بايرمىنىځ ئران و نه توران دىيارلىرىدا يېځى يىل بايرمى سويىتىده ئۆتكوزولۇۋاتقىنىغا 2600 يىلدىن ئاشقان بولۇپ، بۇ بايرامنى ئۆتكوزىدىغان مىلله تله رنىځ نوپۇسى هازىر 400 مىليوندىن ئاشىدو. نوروز بايرمى ئۆتكوزىدىغان مىلله تله رده شه كىلله نكهن نوروز مه ده نيه تى ئاشو مىلله تله رنىځ ماددىي مه ده نىلىك بىلن مه نئوى مه ده نىلىكىنىځ تهره ققىياتغا تورىكه بولۇپ كه لمه كته.

ئېلىمىزده قه دىمي و نه ننه نئوى مىللى بايراملارنىځ بىرى بولغان نوروز بايرمىنى ئۆتكوزوش ئۇيغور، قازاق، قىرغىز، ئۆزبېك، تاتار، تاجىك قاتارلىق قه دىمي مىلله تله ركه ئورتاق تور.

نه جدادلىرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى ده ورىده، «قۇياش هارۇدا ئولتۇرغان ئىلاھ بىزكه كۆرۈنىدىغىنى هارۇنىځ چاقى. ئىلاھ كۈندۈزى ئاسماندا مىځىپ يهرنى يورۇتسا، كېچىسى يهرنىځ تېگى بىلن يهرنىځ يه نه بىر چېتىگه ئۆتىدو. ئو يهر تېگىدىن ئۆتكۈچه جىن - ئالۋاستىلار بىلن ئېلىشىپ، جه ك قىلىدو» دېگهن نه پسانىگه ئىشه نكهن و كېچىسى گۈلخان يېقىپ، قۇياشنىځ كۆتۈرۈلۈشىنى تىلپ گۈلخاننى دائىره قىلىپ ئۇسسۇل ئويناپ، ئىبادەت قىلغان. كېيىن ئىبادەت ۋاقتىنى تهرىجىي قىسقارتىپ، 3 - ئاينىځ 21 - كۈنى، يهنى كېچه بىلن كۈندۈز ته گلىشىدىغان كۈنگه توغرىلىغان. شۇنىځ بىلن، نه ننه نئوى نوروز بايرمى شه كىلله نكهن.

نه وړو ز يېځى يىل بايرىمىدور. نه جدادلىرىمىز نوروزنى قۇتلۇق كۈن، ده پ بىلىپ، زور ته نته نه بىلن ئۆتكوزۈشكه ئاده تله نكهن. نوروزنىځ كىرىش ۋاقتى شه مىسىبه كالىبندارى بويىچه يىل ئاخىرلىشىپ، يېځى يىل كىرگهن كۈنگه، مىلادى كالىبندارى بويىچه 3 - ئاينىځ 21 - كۈنى، يهنى، كۈن بىلن تۈن ته گله شكهن كۈنگه توغرا كېلىدو. شۇځا، نه جدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ تاللاپ، ئۇنىځغا نوروز (يېځى كۈن، يىل يېځىلانغان كۈن)، ده پ ئات قويغان.

نه وړو ز نه نته نه بايرىمىدور. كىشىلەر باهار په سلىگه ئۇلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال - ۋارانلىرىنى كۆكلمگه كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال ئىش - ئوقىتىگه ئوگۇشلۇق، به ريكه ت، تورمۇشقا ئاسايىشلىق، به خت تىلپ بۇ بايرامنى ته نته نىلىك ئۆتكوزۈشكه ئاده تله نكهن.

نه وړو ز ته بيه ت و نه گۈزەللىك بايرىمىدور. بۇ ته بيه ت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، نه گىز سۈيى ئېقىپ تاغ - ئېدىرلار، ده ل - ده رەخلەر كۆكىرىشكه باشلىغان، كىشىلەرگه يېځى هاياتلىق ئۈمىدى به خى ئېتىلگهن مه زگىلىدور. شۇځا، نوروز بايرمى ئۆتكوزىدىغان مىلله تله رده ته بيه تىنى زوقلىنىش، ته بيه تىنى سۈيۈش، ته بيه تىنى گۈزەلله شتۈرۈش ئۈچۈن نه تىيازلىق كۆچە ت كىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شه كىلله نكهن.

نه وړو ز نه مگه ك بايرىمىدور. نوروزدا ئاۋام سه په رۈهر قىلىنىپ، ئېتىز - ئېرىقلار، باغلار، يوللار، هوپلا - ئاراملار تۈزه شتۈرۈلىدو، نه تىيازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش نه مگىكى نه ۋىجگه چىقىدو.

نه وړو ز ته نهه ريكه ت بايرىمىدور. نوروز كۈنى كه گرى مه يدانلاردا په لۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىځ باتۇرلۇقى و نه مه ردلىكىنى سىنىسا، دالىلاردا چه ۋه نندازلار به يگه، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز - كۆز قىلىشىدو؛ دارۋازلار مۇئه لله ققه تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماهارەت

كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات - سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت - مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينىيدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇئالىسە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر «ئون ئىككى مۇقام» كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا - دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىلايدىغانلىكى ئادەم بەس - بەستە ئۇسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز نامان - ئېسەنلىكىنى، سالامەتلىكىنى، مەمۇرىيلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر - قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا - مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى ئۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم - مەرىپەتكە ئۈندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ - ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 - ئەسىردىلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن تارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 - يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 - يىلى تۇغۇلۇپ 92 - يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم) مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) پادىشاھى خەن ۋۇدېغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالىي يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن) دىن غەربتىكى روما ئېمپىرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدورى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ. بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگە بارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندىگە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ. مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر، كۇچار، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، سوغدى، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت

ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپىي دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن ، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسۇپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول - شىمالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا ، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئۈچۇقراق ئېيتقاندا ، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن ، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى ، مەدەنىي ، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار ، تۈركلەر ، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھونلار ئارىسىدا ، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا ، ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى ، سىياسى جەھەتتىمۇ ئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا تۈتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا ، روماغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مائىسنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مائىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىيۇس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى : پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە ، ئىراق (مىسۇپوتامىيە ۋادىسى) ئىران ، ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرىسلەر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 - يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 - يىلىدىن 745 - يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلنامىسى ، پېنجۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن :

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 - يىلىدىن 612 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 - يىلىدىن 618 - يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېنغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېساپقا ئالغان ياڭدې پىنجۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىنجۈي چاڭئېنغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى ، كەڭ

مەندىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ (دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ - ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار، تاغلار، دەريالار، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇرىي تۈپلىغان. پىچۇي تۈپلىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن: "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل، بارىكۆل، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ تالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىگە، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول - تۇرپان، قاراشەھەر، كۇچار، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، تاشكەنت، سەمەرقەنت، كىيىد، بۇخارا، مەرۋىدىن ئۆتۈپ ئىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان، خوتەن، قاغالىق، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان)، ئىپتىلىت (ھازىرقى پاكىستان، شىمالى ھىندىستان)، بامىيان (ئافغانىستاندا)، كىيود (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ... قۇمۇل، تۇرپان، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۇي تەسۋىرلىگەن يوللار، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقىدە كورىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشىيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۇينىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي، ئوتتۇرا، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىنىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار، ئوتتۇرا ئاسىيا، ئافغانىستان، تارىم ئويمانلىقى، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2. شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا [تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۈتۈرۈپ چىقىپ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلىنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرغىنى مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجاي جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دىيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 - يىلى تۇغۇلۇپ 667 - يىلى ئۆلگەن) نىڭ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 645 - يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لويانغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن، ئوتتۇرا

ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن - بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۈەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجاييا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرتىنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش . چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالىمىغان . مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۆستۈرگەن . بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن ، دەيدۇ . ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپەكتىن شايى - دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم - كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ . بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتىنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ .

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 - يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ناز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم .

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە .

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوبلىئوس ۋىيىگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپپى (مىلادىنىڭ 23 - يىلى تۇغۇلۇپ 79 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرسىلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) دەپ يېزىشقان .

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرسىلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن . يۇنان ئالىمى كىتئاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرسىلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان .

يۇنان ئالىملىرىدىن سىتىرابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەينى) نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۇنىڭسىز يىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان . ھىندىستانغا كەلگەن ئۇنىڭسىز يىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرسىلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان . "سىرسىلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپپى ، ماركسىللىئوس ، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىي ۋە ئېنىقراق .

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرسىلقلار ، سىتسىلىكلەر ياشايدۇ . ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرسىلار بولسا

مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار - ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭدىشى تېپىلمايدىغان سەمىمى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ " [1] دەپ يازىدۇ. مىلانىنىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلىل مۇندەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1) مىلا ئېيتقاندا ، ھىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار - ئا) نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تېلىسز سۇدا" نى كۆرسىتىدۇ. [3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويۇدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق - چۆلىنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددىي ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەت شۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرىس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر.... ئۇلار كىمخاپ ، تاۋاق - دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ.... سىرىسلىقلار مۇلاھىم ، تارتىنچاق كېلىدۇ. [4] پىلىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ، بوي - تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويىدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ." [5] پىلىنىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىنىنىڭ ، سىرىسلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئويسۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6] دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7] دەپ يازغان. پىلىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەپ - ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بۇزۇپ - چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار - دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرىسلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ - ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى: "دۆلىتىمىزنىڭ تىللىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتىر كىيىس (رىم تىللىسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىزنىڭ ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دېمەكچى) نىڭ بۇزۇپ - چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ." [8] پىلىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى"دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەپ - ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا - دەرەمك ، ئۈنچە - ياقۇتلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىسىستىركىيىس (رىم تىللىسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا - دەرەمك ، ئۈنچە - ياقۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يونان ئالىمى كىلاۋدى پىتۇلىيىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئىي شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋىس [9] تېغىنىڭ سىرتىدا ، شىمالى چېگرىسى

نامسىز يەر..... شەرقى چېگراسىمۇ نامسىز يەر. جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگې دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ. "[10]پىتۇلىيىمى ، سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس () دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسمىران () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتسى دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ.[11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتولمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتولمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى ماربىسلىنوس (مىلادىنىڭ 380 - يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئىي توسۇقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىسلقلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەڭتاشا ۋە باي. غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۆزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگراسى ھىندى ۋە گانگې دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى - بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتسى دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ... سىرىسلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال - ياراق تۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ." [12]مارسلىنوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلقلار ئاددى - ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالىي جايدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش - كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە بىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر - بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ "[13]يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن تۆۋەندىكى خۇلاسەنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرىسلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىلىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستېمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ ئىرقى جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلىمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر - مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى

قامدىيالمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى ئارتۇقچىلىقىدىن ئۆگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نەسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانىكى، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىيپاش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى – نا) شىنجاڭدىن ئۆگەنگەن بولسا كېرەك." [14] مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى، مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار: يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە... مىلادىنىڭ 418 – يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 – بەت). مانا بۇ پاكىت، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسىلار ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل – كېسىل رەت قىلىنىشى، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا، خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا – سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نەسبەتەن گاھ تاقىلىپ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 – يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 – يىلى، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا، مىلادىنىڭ 97 – يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (بۇنى يەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخىي مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 – يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا

كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 - يىلى روما ئېمپىراتۇرى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 - يىلىدىن 166 - يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋىيېتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇناندى (مىلادىنىڭ 147 - يىلىدىن 167 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى، كەرەك مۇڭگۇزى، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخى پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 - يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى [تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ، شايى تاۋار، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۈزلەپ ئۆتتۇم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 - يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 - يىلىدىن 640 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 - يىلىدىن 627 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا - سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۈچۈكلەر، قارا تۈلكە مويىنىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا روماننىڭ نەسىللىك ئىتلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر، دورا - دەرملەر، زىبۇ - زىننەت بۇيۇملىرى، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 647 - يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن. تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار يېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقاننىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتۇرلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ، شايى، تاۋار، دورىدۇن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ - ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ: 6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس () "تارىخنامە"

ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى."

6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىئوخانىس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 - يىلىدىن 1451 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتۇرى ئۇلۇغ پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپىراتۇر پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۇستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۆزىمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومانلىقلار پىلە بېقىپ ، يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستىئان تۈركلەرگە (كونستانتىنپۇلغا - ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ - تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر - بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يىتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن ، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر - بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشىمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەيياھلار غەربتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق توۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتۇرى ئۇلۇغ پوستىئان (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستىئان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرىسلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنئام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى ، پوستىئاندىن ئالدىنقى قىممەت باھالىق ئىنئامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرىسلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 - يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 - يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 - يىلىدىن 534 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇباناۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 - يىلىدىن 452 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 - يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشەلىرىدىنمۇ ياقىراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشەنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دېيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشەنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئىي مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباناۋ شىمالى ۋېي خانىدانلىقىنىڭ پايتەختى دانۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولمىسا ، ئۇ چاغدا تۇباناۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالدىنقى بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشەنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنئۇدىنىڭ ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتىنىڭ ئاساسلىق يەم - خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنئۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدەدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، ئۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىگىچە پاخىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 - ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىپا ، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، نەي ، سۇنئىي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 - 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 - 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا

سەنئەتنىڭ تەرەققىياتىغا ئۈچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 - يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بىكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 - 581) نىڭ خانى جۇشۇەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى ئۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 - 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن ، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كۈربىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۈربىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيا چىلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 - 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 - يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە :

1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇدزا مۇزىكىسى ، 8. كۈربىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلتاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 - ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى بۇجىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 - 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇنىڭ تىپىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسسامللىرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش

سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنئى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۆچمەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنىلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست، راھىبلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم ئەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنىيانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنىيانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىپىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنىيانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ: "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا – ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت – ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكارلايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 – يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئوۋىيغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا، مۇكەممەل، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان، ساددا خەلقلىرىنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 – 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 – يىلىدىن 415 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 – يىلى كوماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىئەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكارلىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن – ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىئەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولىدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن، پەلسەپە، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن، ئۇ، ئۇلۇغ بۇددىست، پەيلاسۇپ، داڭلىق تەرجىمان، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 – ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش

يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمانلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.